

قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ قُلُوبُ الْإِسْلَامِ وَدَارُ الْأَيْمَانِ وَأَرْضُ الْهِجْرَةِ وَمِنْهَا الْحَالَ وَالْعَزَمُ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " مدینہ: اسلام کا قلب، ایمان کا گھر،
بھرتوں والی سر زمین اور حلال و حرام (کی معرفت) کا مکان ہے۔"
(الطبرانی)

مَدِينَةٌ، مَدِينَةٌ

پرنسپل: 10 دیپے

ناظر آرہائے مَدِينَةٌ... مَدِينَةٌ

شہرِ مدینہ

سرکارِ مدینہ ﷺ کی نظر میں

آخرتِ اسلامی

مَدِينَةٍ مِّنْ بُسْرٍ هُوَ جَاؤُنَ

مر کے اپنی ہی آداؤں پہ امر ہو جاؤں
اُن ﷺ کی دلپیز کے قابل میں اگر ہو جاؤں
اُن ﷺ کی راہوں پہ مجھے اتنا چلانا یارب!
کہ سفر کرتے ہوئے گرد سفر ہو جاؤں
زندگی نے تو سمندر میں مجھے پھینک دیا
اپنی مٹھی میں وہ لے لے تو گوہر ہو جاؤں
میرا محبوب ﷺ ہے وہ راہبر کون و مکان
جس کی آہٹ بھی، میں سن لوں تو خضر ہو جاؤں
اس قدر عشق نبی ﷺ ہو کہ مٹا دوں خود کو
اس قدر خوفِ خدا ہو کہ نذر ہو جاؤں
ضرب دوں خود کو جو اُن ﷺ سے تو لگوں لاتعداد
وہ جو مجھ میں سے نکل جائیں صفر ہو جاؤں
آرزو اب تو مظفر جو کوئی ہے تو یہ ہے
جتنا باقی ہوں مدینہ میں بسر ہو جاؤں



نظر آرہات ملکیت... ملکیت

الله تعالیٰ نے ”پانی“ میں تاثیر رکھی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے درود شریف میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ وہ گناہوں کو بجھا اور مٹا دیتا ہے مگر درود شریف میں گناہ مٹانے کی تاثیر پانی کے آگ بجھانے کی تاثیر سے زیادہ ہے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم امحق للخطايا من الماء للنار (القول البدائع
ص ۲۶۳)

پانی صرف آگ کو بجھا دیتا ہے مگر اس کے اثرات کچھ نہ کچھ باقی رہتے ہیں جبکہ ”درود شریف“ گناہوں کو ان کے اثرات کے ساتھ مٹا دیتا ہے اور ان گناہوں کی جگہ نیکیاں ڈلوادیتا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

لوگ کہتے ہیں کہ.....اس طرح کے فضائل سنانے اور لکھنے سے ”گناہ گاروں“ کی ”حوالہ افزائی“،

ہوتی ہے اور وہ یہ سوچ کر گناہوں میں لگے رہتے ہیں کہ.....بعد میں درود شریف پڑھ لیں گے.....سارے گناہ مٹ جائیں گے.....جواب یہ ہے کہ.....(۱) یہ فضائل ہمارے اپنے گھرے ہوئے نہیں ہیں.....قرآن مجید نے خود درود شریف کا حکم سنایا.....حضرت آقامدنی ﷺ نے درود شریف کے فضائل بیان فرمائے.....حضرات خلفاء راشدین نے درود شریف کی تاکید فرمائی.....درود شریف کے یہ فضائل.....اس امت پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہیں.....اس امت میں نیک مسلمان بھی ہیں.....اور گناہ گار بھی.....درود شریف کے فضائل اور فوائد سب کے لئے ہیں.....پھر کسی اندیشے کی بناء پر ان فضائل کو کیسے چھپایا جا سکتا ہے؟ (۲) درود شریف پڑھنے سے صرف گناہ نہیں مٹتے.....اس سے انسان کے نفس کی بھی اصلاح ہوتی ہے.....درود شریف روح کی زکوٰۃ یعنی پاکی ہے.....یہ انسان کے دل سے نفاق اور گناہ کو نکالنے والا عمل ہے.....اس لئے اگر کوئی گناہ گار اپنے گناہوں کی معافی کے لئے کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے تو.....اس بات کی قوی امید ہے کہ.....اس کو ”تقویٰ“، ”نصیب ہو جائے“.....اور آئندہ وہ گناہ نہ کرے.....یا بہت کم کرے.....اس لئے درود شریف کے فضائل خوب سنانے چاہئیں.....درود شریف ذکر بھی ہے اور دعاء بھی.....دواء بھی ہے اور شفاء بھی.....کفارہ بھی ہے اور ترقی بھی.....(۳) اول تو کوئی مسلمان یہ سوچ کر گناہ کرہی نہیں سکتا کہ وہ بعد میں درود شریف پڑھ کر خود کو بخشوائے گا.....اور اگر بالفرض کوئی ایسا سوچ بھی تو.....اس کا دل شرمسار ہو گا.....اور وہ گناہ سے نجح جائے گا.....کیونکہ درود شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام آتا ہے.....حضرت رسول اللہ ﷺ کا نام آتا ہے.....جب کوئی ان دو پاکیزہ ناموں کو سوچتا ہے تو اس کی سوچ بھی نور پاتی ہے.....مسلمان گناہ نہیں کرتا.....گناہ مسلمان سے ہو جاتا ہے.....اور پھر اگر وہ نیکی کی طرف لپکتا ہے.....استغفار کرتا ہے.....صدقہ دیتا ہے.....یا درود شریف پڑھتا ہے تو یہ.....اس کے ایمان کی علامت ہے کہ.....وہ اپنے گناہ پر نادم اور پریشان ہے.....اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا چاہتا ہے.....

حضرت پیر کامل صدقی اکبر رضی اللہ عنہ نے گناہوں کو مٹانے کا وظیفہ ارشاد فرمادیا.....اللہ تعالیٰ

ان کو..... اپنی شان کے مطابق جزا نے خیر عطا فرمائیں بہت بڑا وظیفہ ہے بہت بڑا گناہوں کی ہر بتابہ کاری کو مٹانے والا وظیفہ گناہوں کے اثرات تک کو دھوڈا لئے والا وظیفہ گناہوں کے دنیوی اور آخری نقصانات سے بچانے والا وظیفہ الصلوٰۃ علی النبی ﷺ حضرت نبی کریم محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنا اللہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

صلوٰۃ	آن	پر	ہر	دم	دم
سلام	آن	پر	ہر	دم	دم
مرے	دل	کی	باتیں		
مرے	دل	کی	ٹھنڈک		
مدینہ	مدینہ	مدینہ	مدینہ	مدینہ

○.....○.....○

بہت سے لوگ ”درود شریف“ کثرت سے پڑھتے ہیں مگر ”درود شریف“ کے اثرات اُن کی زندگیوں میں نظر نہیں آتے آخر کیا وجہ ہے؟ بہت سے لوگ کثرت سے ”درود شریف“ پڑھتے ہیں مگر نہ اُن کی فکریں کم ہوتی ہیں اور نہ اُن کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں آخر کیا وجہ ہے؟ بہت سے لوگ کثرت سے ”درود شریف“ کی تعداد پوری کرتے ہیں مگر بظاہر نہ اُن کی اصلاح ہوتی ہے اور نہ اُن کے گناہ کم ہوتے ہیں آخر وجہ کیا ہے؟

آج اسی سوال کا جواب تلاش کرنے کا ارادہ ہے مگر ایک نظر حالات حاضرہ پر بھی ڈال لیں گذشتہ ایک ماہ سے لوگ امریکہ اور ایران کی ویڈیو گیم جنگ دیکھ کر حیران ہیں دونوں ملک جس قدر تہذیب، ترتیب اور احتیاط سے جنگ کر رہے ہیں اس کی مثال دور دور تک نہیں ملتی اب تو غیر جانبدار افراد بھی سمجھ گئے ہیں کہ یہ جنگ نہیں کوئی با قاعدہ کھیل ہے جس میں بہت بھونڈے انداز سے دنیا کو بیوقوف بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے امریکہ نے صدام حسین کے خلاف کس طرح جنگ کی؟ یہ ساری دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا حالانکہ صدام حسین کی فوجی طاقت ایران سے زیادہ تھی اور ایران وس سال تک صدام حسین سے جنگ کر کے اسے ایک قدم کی شکست نہیں

دے سکا تھا..... ایران کو کسی بھی غیر مسلم طاقت سے لڑنے کا ابھی تک کوئی ایک تجربہ بھی حاصل نہیں ہے..... وہ یمن میں سعودی عرب کے خلاف..... شام میں وہاں کے سنی مجاہدین کے خلاف..... عراق میں داعش اور مجاہدین گروپوں کے خلاف..... افغانستان میں طالبان کے خلاف..... اور لبنان میں وہاں کی حکومت کے خلاف لڑنے کا وسیع تجربہ رکھتا ہے..... اور اپنی جنگ اپنے اسی ہدف تک محدود رکھنا چاہتا ہے..... اور اسے عالمی کفریہ طاقتوں کی..... ظاہری اور خفیہ امداد حاصل ہے.....

مگر موجودہ ویڈیو گیم جنگ کا مقصد کیا ہے؟..... جواب یہ ہے کہ..... (۱) اس وقت امریکہ کا حکمران طبقہ شدید اختلافات کا شکار ہے..... وہاں کی اسٹیبلشمنٹ کے دو گروپ بن چکے ہیں..... دونوں اگرچہ اسرائیل نواز ہیں..... مگر ایران کے بارے میں ان کے خیالات میں اتفاق نہیں ہے (۲) امریکہ میں انتخابات قریب ہیں آج کل وہاں کے ہر فصیلے کا تعلق امریکی ووٹروں کو متاثر کرنا ہوتا ہے (۳) امریکہ اور چین کے اختلافات شدید ہو چکے ہیں..... مگر دونوں برآہ راست ایک دوسرے سے فی الحال لڑنا نہیں چاہتے (۴) ترکی میں حکومت تبدیل کرانا اس وقت امریکہ، یورپ اور کئی مسلم ممالک کی سب سے اہم خواہش ہے (۵) امریکہ اور امارتِ اسلامی افغانستان کے مذاکرات آخری مرحلے پر ہیں..... اور امریکہ اپنے پیچھے طالبان کو..... بے فکر چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا (۶) پاکستان کو دوبارہ پوری طرح سے امریکی کمپ میں لانے کی..... امریکہ کو سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے..... مگر پاکستان اب کس طرف ہے..... یہ خود پاکستان والوں کو بھی معلوم نہیں ہے..... ہر دن پالیسی بدلتی ہے..... کہیں کوئی دوٹک موقف نہیں رکھا جاتا..... اس صورتحال نے امریکہ اور چین دونوں کے سر میں شدید درد کر رکھا ہے..... اور یہ دونوں ملک پاکستان کو اپنے ساتھ گھسیٹنے کی پوری کوشش میں ہیں (۷) انڈیا کی موجودہ حکومت کے تازہ اقدامات نے..... اس پورے خطے کو ایک نئے اور خوفناک بحران کے خطرے سے دوچار کر دیا ہے.....

اب ان سات امور پر غور کریں تو..... آپ کے لئے حالات کو سمجھنا اور ان کا تجزیہ کرنا آسان ہو جائے

گ.....

ہمارے لئے فکر کی بات..... کشمیر کے حالات اور انڈیا کے مظلوم مسلمان ہیں..... انڈیا نے کشمیر میں مسلمانوں کی نسل کشی اور دین بدلی کی محنت شروع کر رکھی ہے..... مگر ان شاء اللہ وہ ناکام ہو گا..... اور اگر

انڈیا کے حالات اور فیصلے ایسے ہی رہے تو اس خطے میں ایک بڑی جنگ چھڑ سکتی ہے..... ہمیں افغانستان کے برادر طالبان کے لئے بھی..... دعاء کرنی چاہیے کہ وہ..... مذکرات اور فیصلے کے اس اہم موڑ پر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رہنمائی سے سرفراز رہیں.....

سرحد	نہ	نقشہ	نہ
تو میں	اور	رنگ	نہ
		ہمیں
		مذینہ	مذینہ
		جوڑتا
	

اہل علم میں سے اکثر کی رائے ہے کہ..... درود شریف وہ عبادت ہے جو ہر حال میں ”مقبول“ ہے..... اسی لئے درود شریف کے وظائف کو..... مقبول وظائف کہا جاتا ہے..... کسی بھی مومن کا پڑھا ہوا..... ایک بھی درود یا سلام ضائع نہ ہو..... اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت وسیع اور طاقتور نظام قائم فرمار کھا ہے..... جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک..... درود شریف کا معاملہ بھی..... دیگر عبادات کی طرح ہے..... بعض شرطوں کے ساتھ..... درود شریف قبول ہوتا ہے..... اور اگر وہ شرطیں نہ پائی جائیں تو..... درود شریف قبول نہیں ہوتا..... جس طرح نماز، روزے، صدقے اور جہاد کا معاملہ ہے کہ..... ان کی شرطیں پوری کی جائیں تو قبول ہوتے ہیں.....

آج ہمارا موضوع یہ علمی بحث نہیں ہے..... ہم آج اسی بات کو لے کر چلتے ہیں کہ..... صلوٰۃ وسلام..... وہ عبادت ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے..... ان شاء اللہ

تو پھر سوال وہی کہ..... بہت سے افراد پر اس کا کوئی بھی اثر، نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا..... حالانکہ ہم احادیث مبارکہ میں..... درود شریف کے بہت سے اثرات، نتائج اور فوائد پڑھتے ہیں..... اس سوال کا جواب بہت مفصل ہے..... مگر آج اسے مختصر پیش کرنے کی کوشش ہو گی ان شاء اللہ.....

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

صلوٰۃ وسلام کی..... عبادت بے شک..... ایک مقبول عبادت ہے..... مگر یہ تو ضروری ہے کہ..... ہمارا صلوٰۃ وسلام..... واقعی صلوٰۃ وسلام ہو..... مثال لے لیجئے..... اگر ہم تسبیح ہاتھ میں لئے دل بازار یا

موباںل کو دیئے..... بے خیالی اور بے تو جہی سے پڑھر ہے ہیں..... اور تسبیح ختم ہونے پر ہمیں پتا چلتا ہے کہ..... تعداد ایک سو ہو چکی..... کیا یہ صلوٰۃ وسلام ہے؟ ہمیں تو احساس اور شعور ہی نہیں کہ..... ہم کیا کہہ رہے ہیں..... ہمارا دل کس حساب کتاب..... یا کسی فلم ڈرامے میں ہے..... یا کسی اور کام میں..... ہمارا ذہن بھی کسی منصوبے میں بھٹک رہا ہے..... تو ہم..... اپنے عظیم رب سے اپنے عالی شان..... نبی ﷺ کے لئے کیا مانگ رہے ہیں؟

دوسری بات یہ کہ..... اگر ہمارا دل..... حضور اقدس ﷺ کی تعظیم اور احترام سے خالی ہے تو پھر..... صلوٰۃ وسلام کا مطلب کیا ہوا؟

صلوٰۃ وسلام کا تو مقصد یہ ہے کہ..... ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ہم اپنے نبی ﷺ کی کما حقہ ثناء کریں..... ان کی مکمل تعظیم بجالا یں..... اور ان کے عظیم احسانات کے بدله میں..... ہم بھی ان کی خدمت میں کچھ پیش کریں..... یہ حکم سن کر ایمان والے کا نپ گئے کہ..... یا اللہ ہم جیسے حقیر، گناہگار، عیب دار اور چھوٹے انسان..... اتنے عظیم معصوم، بے عیب اور عالی شان نبی کی کما حقہ ثناء کیسے کر سکتے ہیں..... یا اللہ آپ ہمارے رب ہیں..... آپ ہی ہماری طرف سے ان پر صلوٰۃ بھیج دیجئے..... ان کی ثناء اور تعظیم میں..... اضافہ فرمادیجئے.....

یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا..... صَلُوٰا..... تم صلوٰۃ بھیجو..... تو ہم نے اپنے نبی ﷺ کے سکھانے پر جواب دیا کہ..... یا اللہ اس حکم کو پورا فرمانے میں آپ ہماری مدد فرمائیے..... اللُّهُمَّ صَلِّ..... یا اللہ آپ ان کو "صلوٰۃ" عطا فرمائیے..... کیونکہ ان کے حق کے مطابق..... آپ ہی صلوٰۃ نازل فرماسکتے ہیں..... یہ ہے "صلوٰۃ علی النبی"..... یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم "صَلُوٰا" سننا..... پھر خود کو عاجز و قاصر سمجھنا..... پھر اللہ تعالیٰ سے درخواست کرنا کہ..... صَلِّ..... آپ صلوٰۃ بھیجئے..... اور پھر..... حضرت آقا مدنی ﷺ کا پاک نام لینا..... محمد..... ایسا نام کہ..... جب ہمارے اسلاف یہ اسم مبارک سنتے تو..... ان کے جسم کے بال کھڑے ہو جاتے، آنکھیں بہنے لگتیں..... اور وہ ادب سے سمٹ جاتے..... ہم کمزور..... اس کیفیت کو تو نہیں پہنچ سکتے..... مگر دل کی محبت..... اور احترام تو ضروری ہے..... صلوٰۃ یعنی درود پڑھتے وقت..... اتنا خیال رکھنا ضروری ہے کہ..... ہم اللہ تعالیٰ کو پکار رہے ہیں..... اللُّهُمَّ..... یا اللہ..... اور ہم اپنے محبوب آقا

مدنی ﷺ کے لئے مانگ رہے ہیں.....تب حضرت آقا ﷺ کی یاد کی ایک جھلک بھی دل و دماغ میں آجائے تو.....آنسو بہہ پڑتے ہیں.....
حضرت محدث سخاوی فرماتے ہیں:

و ما تفید كثرة الصلوة علیه الا بالتعظیم له فی الاسرار و الاجهار
کہ حضور اقدس ﷺ پر کثرت درود کا فائدہ تبھی حاصل ہوتا ہے جب ہمارے دل میںاُن کے
لئے بھرپور عظمت و احترام ہو.....
اس لئے درود شریف کی کثرت کرنے والے خوش نصیب بھائیو اور بہنو!
درود شریف توجہ سے پڑھیں اور ادب و احترام ملحوظ رکھیں پھر آپ پر اس مبارک عبادت
کے انوارات و تجلیات کا نزول ہوگا.....

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
مجھے اعتراف ہے کہ میں یہ موضوع مکمل نہیں کر سکا اگلے کالم میں کوشش ہو گی کہ اس
موضوع کی کچھ تفصیل آجائے اس لئے کوئی یہ کالم پڑھ کر درود شریف کا وظیفہ چھوڑنہ دے کہ
مجھے تو توجہ نہیں ہوتی آپ توجہ حاصل ہونے کی دعا کریں توجہ کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ
سے حسن ظن اور حضرت آقا مدنی ﷺ سے محبت رکھتے ہوئے اپنے عمل اور وظیفے کو جاری رکھیں

محبت بڑھاؤ ، ادب بھی بڑھاؤ
ہتھیلی پر جان رکھ کے دینے بھی جاؤ
وہ عرش الٰہی کے نیچے تو دیکھو
نظر آ رہا ہے مدینہ مدینہ

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللهم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسليما کثیرا کثیرا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لوازم میں سے یہ بات بھی ہے کہ ان کے بندے اور غلام آپس میں بھائی بھائی ہوں
اور اس غلامی کے رشتے کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوں.....

ایک آقا کے غلام اگر آپس میں تحد نہ

ہوں.....

جڑے ہوئے نہ ہوں.....

اُن میں باہمی اخوت و تناصر نہ ہو.....

بلکہ

اختلاف و انتشار ہو..... تو وہ کبھی بندگی



اُخْرَىٰ سَلَامٍ

پیش آجائے.....

ہم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور ہم پر اللہ تعالیٰ کی خاطر لڑنا اور لڑتے رہنا فرض کر دیا گیا ہے.....

اور ہماری لڑائی بھی محدود نہیں..... ہمیشہ جاری رہنے والی ہے.....

اور کسی ایک آدھ قوم کے خلاف نہیں..... ہمارے مالک کے نظام سے مکرانے والے ہر نظام کے

خلاف.....

اور بندگی سے اعراض کرنے والے ہر نافرمان کے ساتھ ہے.....

تو ہمیں یہ حکم کیوں نہ ہوگا کہ ہم جڑ کر رہیں اور اختلاف نہ کریں.....

اور ہاں..... اتحاد اور اخوت ہی تو وہ علامت ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہم حقیقت میں، بندے ”بن چکے ہیں یا نہیں.....

”بندگی“ نام ہے اپنی مرضی اور آنا کے ختم کر دینے کا..... اور اختلاف تو انہی دو چیزوں سے پیدا ہوتا ہے
پس جو کٹ کر رہے گا اور مرضی کی زندگی چاہے گا وہ ”بندہ“ ہی کہاں بنا؟.....
اسی لئے تو فرمایا گیا.....

”إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ“ (الحجّرات)

”ایمان والے تو آپس میں بھائی بھائی ہیں“

○.....○.....○

قرآن مجید میں بڑی سخت تاکید و عیدوں کے ساتھ وارد ہوئی ہے.....

اُن لوگوں کے لئے جو ”اسلام“ کے اس حکم کو نہ سمجھیں.....

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے باہمی قلبی میلان و محبت کو ایک عظیم نعمت کے طور پر گنوایا.....

اس کے فوائد ارشاد فرمائے.....

فرمایا کہ یہ اُلفت اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئی ہے، ظاہری اسباب کا اس میں دخل نہیں.....

اور اہل ایمان کو تاکید فرمائی کہ اس کی حفاظت کریں اور ایسا کوئی عمل اختیار نہ کریں جس سے اسلامی

معاشرے کا یہ شعار عظیم خطرے میں پڑ جائے.....

”وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ.....الآیة“ (آل عمران)

”اور سب مل کر اللہ کی رسمی کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر،

جب کہ تم آپس میں دشمن تھے، پھر تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کی، پس اس کے فضل سے تم بھائی ہو گئے“

”نعمت اللہ“ کے الفاظ پر غور فرمائیے!.....

باہمی اُلفت و محبت، اخوت و مناصرت بہت بڑی نعمت ہے..... دُنیا کے اعتبار سے بھی اور آخرت کے
اعتبار سے بھی.....

دُنیا میں نصیب ہو جائے تو معاشرہ ”جنت نظیر“ بن جاتا ہے.....

نہ لڑائیاں نہ جھگڑے..... نہ گالی نہ بہتان.....

نہ قتل و غارت نہ چوری ڈکیتی.....

نہ افلاس نہ فاقہ..... نہ خود کشیاں نہ جرائم.....

ان سب چیزوں کی بنیاد ہی نفس پرستی اور آنا ہے.....

اور جب ایسی قلبی اُلفت ہو کہ انسان سب مسلمانوں کے حقوق حقیقی بھائیوں جیسے سمجھے تو ان سب برا ایوں کا

وجود ہی کہاں رہے گا؟.....

اور آخرت کے اعتبار سے کتنا بڑا فائدہ.....
 اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محبت رکھنا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا عمل ہے.....
 اور جب ان کی رضامی گئی تو اور کیا درکار؟.....
 اور ہاں..... آخرت کو بر باد کرنے والی کتنی روحانی بیماریوں سے نجات اس محبت والفت میں ہے.....
 حسد، کینہ، بغض، تکبر اور حقوق کی پامالی.....
 ان میں سے ہر آفت اوندھے منہ جہنم میں گرانے والی ہے.....
 اگلی ہی آیت میں دیکھیے
 ”اخوة“ کی نعمت جتلہ کران لوگوں جیسا بننے سے منع فرمایا گیا جو اخوت سے محروم اور تفرقہ بازی اور
 اختلاف کے خواہیں
 اور ساتھ وعید کہ ایسے لوگوں کے لئے ”عذاب عظیم“ ہے
 سورہ آل عمران کی آیت ۱۰۵ تا ۱۰۲ کا ترجمہ و تفسیر بغور مطالعہ کر لیں ساری بات سمجھ میں آجائے
 گی

○.....○.....○

”اخوت“ قوت کا راز ہے اور جب کوئی معاشرہ اس سے خالی ہو جائے تو کمزور پڑ جاتا ہے
 ارشاد فرمایا
 ”اور نزاع نہ کرو، ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے، اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی“ (الانفال)
 مسلمان ایک ہوں اور ان کا معاشرہ اخوت کے شعار کو اپنائے ہوئے ہو
 ہر مسلمان دوسرے کی تکلیف کو اپنا سمجھتا ہو
 اور حدیث شریف کے مفہوم کے مطابق مسلمان ایک جسم کی مانند ہو چکے ہوں
 کہ ایک عضو کھنے سے دوسرا بے چیز ہوتا ہو
 تو کفار کے دلوں پر رعب طاری ہو جاتا ہے
 مسلمانوں کی یہ صفت ان کی کمزوری کو طاقت میں بدل دیتی ہے
 اور ایسے مسلمان اگر چہ تعداد میں کم ہوں ظاہری اسباب میں کمزور ہوں اور لا و لشکر میں قلیل تب

بھی کفار کی دسترس سے محفوظ رہتے ہیں.....

کفار ایسے مسلمانوں کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے ہزاروں بار سوچتے ہیں اور ان پر ظلم کرنے کا حوصلہ اپنے اندر نہیں پاتے.....

اس کے عکس ”اخوة“ سے محروم مسلمان جتنے بھی بڑھ جائیں پامال و ذلیل رہتے ہیں مظلوم و مقہور ہوتے ہیں اور جس طرح کا معاملہ کفار چاہیں ان سے روا رکھتے ہیں مثال کی حاجت اسے ہوجزمانہ حال اور ماضی کے مسلمانوں کے احوال سے بے خبر ہو اس لئے قرآن مجید کی کثیر آیات میں اس صفت کے اپنانے کا حکم ہے اور اس کے ترک پر دنیا و آخرت کی وعیدیں

اللہ تعالیٰ نے ”مَا لَكُمْ“ کے جھنجھوڑ نے والے الفاظ کے ساتھ مسلمان بھائیوں کی مدد کے لئے لڑنے کا حکم فرمایا.....

”فَعَلِيُّكُمُ النَّصْر“

کے سخت تاکیدی کلمات کے ساتھ فوری طور پر مظلوموں کی پکار پر بلیک کہنا لازم قرار دیا اور سورۃ انفال کے آخر میں اس حکم کے بعد اس کے ترک کا انجام بھی بتا دیا

”إِلَّا تَفْعَلُوهُ“ (آلیۃ)

”اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ ہو گا اور بڑا فساد برپا ہو گا“

یعنی اگر مسلمان اخوة کے اس جذبے کے تحت دوسرے مسلمان بھائیوں کی نصرت کو بروقت نہ پہنچ تو زمین فتنے اور فساد سے بھر جائے گی

مسلمانوں کی غلامی اور پامالی اور کافروں کے طاقتور ہو جانے سے بڑا فتنہ اور کیا ہوتا ہے؟

یہ چیز مسلمانوں کے ایمان کے لئے خطرہ بن جاتی ہے اور کافروں کے لئے ایمان لانے سے رکاوٹ مسلمان مظالم سے ٹنگ آ کر کفر کی طرف جھکنے لگتے ہیں اور کافرا پنی فتح دیکھ کر اپنے کفر پر پختہ ہو جاتے ہیں - یہ فتنہ ہے

اور کفر کی حکومت ”فسادِ کبیر“ ہے

اور یہ سارے وہاں پیدا کس چیز سے ہوئے؟ سبب کیا ہے؟



○.....○.....○

ہاں ایک اور بات اچھی طرح ذہن نشین کئے جانے کے قابل ہے.....

وہ یہ کہ ”اخوٰۃ“ کی بنیادِ اسلام ہے، نہ کہ کچھ اور.....

اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رسول اللہ ﷺ کی امت سے ہونا ہے، لا غیر.....

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۝ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ۝“ کا مضبوطِ رشتہ اور اللہ تعالیٰ کے دین کی رسمی.....

اگر بنیادِ ان کے علاوہ کچھ اور ہوتا فائدہ نہیں نقصان، ہی ہوتا ہے.....

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو تاکید کے ساتھ یہی سبق دیا کہ مسلمان کے لئے سب سے بڑی عزت و

افتخارِ مسلمان ہونا ہے، نہ کہ کچھ اور.....

اس لئے جو لوگ اپنے لئے قوم و قبیلے کی بنیاد کو..... زبان کی بنیاد کو..... علاقے کی بنیاد کو مایہِ افتخار بناتے

ہیں وہ اسلام کی بنیاد کو گراتے ہیں.....

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بات بالکل واضح فرمادی اور دوڑوک الفاظ میں فرمادی.....

”ہم پامال لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت دے دی..... اب اگر ہم اس کے علاوہ

کسی اور بنیاد پر عزت چاہیں گے، تو اللہ تعالیٰ ہمیں رسو اکر دے گا“.....

جی ہاں! بالکل حقیقی بات ہے.....

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں اسلام لانے والے لوگ قبیلوں، علاقوں اور زبانوں کی بنیاد پر لڑنے والے

اور اسی بنیاد پر ”اخوٰۃ“ رکھنے والے تھے.....

پھر اسلام کے آنے پر جنہوں نے باقی تمام بنیادیں گرا کر محض ”کلمہ“ کے تعلق کو بنیاد بنا کر ”اخوٰۃ“، قائم کی،

انہوں نے کیسی عزت پائی..... قرآن پاک کی سینکڑوں آیات ان کی ”عزت“ کا قصہ بیان کرتی ہیں.....

اور آج سینکڑوں سال گزر جانے کے باوجود ان کی عزت اسی طرح ہے.....

اور کچھ لوگ اس وقت بھی ان جھوٹی بنیادوں سے جڑے رہے.....

اسی بنیاد پر نفرتیں پالیں اور بغض رکھا.....

کسی نے مقامی اور مہاجر کی تفریق کی..... کسی نے قریشی اور غیر قریشی کی.....

اللہ تعالیٰ نے کیسا رسوا کیا کہ آج سینکڑوں سال گزر گئے، قرآن کا ہر قاری اُن پر لعنت بھیجا ہے.....
اس زمانے سے لے کر آج تک ان نعروں پر لوگوں کو تقسیم کرنے والے سوائے جھوٹے وعدوں اور لاشوں
کے امت کو کچھ نہیں دے سکے.....

جبکہ ان قیدوں سے آزاد مسلمان جب بھی اسلامی اخوة کا پرچم تھام کر ایک ہو کر نکلنے والوں نے زمانے کو
خیریں ہی خیریں دیں.....
ذراسو چئے؟!

ہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا ہے جو اپنی مرضی سے کسی قوم، علاقے یا زبان کی شاخخت لایا ہو؟.....
ہرگز نہیں.....

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس قوم کی نسبت چاہی عطا فرمادی محض تعارف کے لئے.....
تو پھر فخر کیسا؟ یہ ہمارا کسب ہوتا تو پھر بھی بات تھی مگر ہم تو بے اختیار ان نسبتوں کے حامل ہوئے.....

اور پھر اسلام جیسی نعمت اور سچی نسبت پر ان جھوٹی نسبتوں کو ترجیح استغفر اللہ، استغفر اللہ.....

آپ کو پتا ہے کہ انسان کتنا گر جاتا ہے اپنے خالق و مالک کی نظر میں؟؟؟.....
گوبر میں رہنے والے گندے کیڑے سے بھی کم تر.....

یقین نہ آئے تو ترمذی شریف کی آخری روایت پڑھ لیجیے:

”باز آ جائیں اپنے مردہ آباء کے نام پر فخر کرنے والے، ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں گوبر کے اس کیڑے سے بھی زیادہ حقیر ہو جائیں گے جو اپنی ناک پر گندگی اٹھائے پھرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی ضد اور آباء پر تفاخر کو دور کر دیا ہے۔ لوگ صرف ایمان دار ملتی یا بد بخت نافرمان ہیں۔ انسان تمام آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے“

○.....○.....○





شہر مدینہ سرکار مدینہ ﷺ کی نظر میں

احادیث کی روشنی میں مدینہ منورہ کے فضائل ملاحظہ فرمائیں

مدینہ منورہ کیلئے برکت کی دعا:

مدینہ منورہ کی سرز میں اس کے پھل، پیانے اور مدد کے لیے برکت کی دعا فرمائی ہے، چنانچہ مسلم شریف کی حدیث ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ باغ کا سب سے پہلا پھل دیکھتے تو اس کو لے کر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لیتے اور یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ! ہمارے پھل میں برکت عطا فرما، ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے مد میں برکت فرما، اے اللہ بیشک ابراہیم تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے بنی ہیں اور بیشک انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی اور میں بھی مدینہ کے لیے اس طرح کی دعا کرتا



ہوں جیسا کہ ابراہیم نے مکہ کے لیے دعاء کی اور ایک گنازیادہ وہ حدیث درج ذیل ہے:

وعنه (ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ) قال کان الناس اذا راوا اول الشمرة جاء وابه الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ قال اللہم بارک لنا فی ثمرنا و بارک لنا فی مدینتنا و بارک لنا فی صاعنا و بارک لنا فی مدننا ، اللہم ان ابراہیم عبدک و خلیک و نبیک وانی عبدک ونبوک وانه دعاک لمکة وانا ادعوك للمدینة بمثل مادعاک لمکة و مثله معه (مسلم ۲۲۲ / ۱ باب فضل المدینة ، مؤ طامالک کتاب جامع الدعا باب فضل المدینة ۳۵۸)

آب وہوا کی درستگی اور وباءی مرض کے لیے دعاء:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے قیام کے زمانہ میں حضرت ابو بکر اور بلاں رضی اللہ عنہما بخار میں بتلا ہو گئے یہ ایک سخت قسم کا بخار تھا جو وباء کی شکل میں اہل مدینہ کو آتا تھا اور جس کو آتا تھا کمزور کر دیا کرتا تھا، جس سے صحابہ کرام کے مدینہ منورہ سے بدل ہونے کا بھی اندریشہ تھا، اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی:

اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا فرمادیجئے جیسا کہ ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ، مدینہ کی آب وہوا کو درست کر دیجئے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دیجئے۔ (جحفہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی جہاں کے باشندے یہودی تھی) اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعاء قبول فرمائی اور بخار کو ان لوگوں کی طرف منتقل کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق ایک خواب بھی نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں ایک کالی عورت دیکھی جس کے سر کے بال پر اگنڈہ تھے، مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر اُتر گئی تو میں نے اس کی تعبیری کہ مدینہ کی وباء مہیعہ کی طرف منتقل کر دی گئی (مہیعہ جحفہ کا ہی نام تھا) جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

(الف) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت لما قدم المدینة وعک ابو بکر و بلاں

فجئـت رسول اللـه صـلـى اللـه عـلـيـه وـسـلـم فـاـخـبـر تـه فـقـال: اللـهـم حـبـبـنـا الـمـدـيـنـة كـحـبـنـا مـكـة اوـشـدـو صـحـها وـبـارـكـ لـنـا فـي صـاعـها وـمـدـها وـانـقـلـ حـمـاـهـا فـا جـعـلـهـا بـالـجـحـفـة . (بـخـارـى ٢٥٣ بـابـ بلاـعـنـوـانـ اـخـتـصـارـا، مـؤـطـا مـالـكـ ٢٥ بـابـ مـاجـاءـ فـي وـبـاءـ الـمـدـيـنـةـ مـخـتـصـرـ منـ حـدـيـثـ طـوـيـلـ)

”حضرـتـ عـائـشـهـ رـضـيـ اللـهـ عـنـهـاـ سـےـ روـاـيـتـ سـےـ رـہـوـںـ نـےـ فـرـمـاـيـاـ: جـسـ وقتـ رسولـ اللـهـ صـلـىـ اللـهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ مدـيـنـةـ شـرـيفـ لـاـئـےـ توـ اـبـوـ بـكـرـ اوـرـ بـلـالـ رـضـيـ اللـهـ عـنـهـمـاـ بـخـارـ مـیـںـ بـتـلـاـ هـوـ گـئـےـ توـ مـیـںـ آـپـ صـلـىـ اللـهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ کـےـ پـاـسـ آـتـیـ اوـرـ آـپـ صـلـىـ اللـهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ کـوـ خـبـرـ دـیـ توـ آـپـ صـلـىـ اللـهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ نـےـ یـہـ دـعـاءـ فـرـمـاـیـ: اـےـ اللـهـ! هـمـارـےـ دـلـوـںـ مـیـںـ مـدـيـنـةـ کـیـ مـحبـتـ پـیدـاـ فـرـمـاـ جـیـساـ کـہـ هـمـارـےـ دـلـوـںـ مـیـںـ مـکـہـ کـیـ مـحبـتـ ہـےـ یـاـ اـسـ سـےـ بـھـیـ زـیـادـہـ، اـسـ کـیـ آـبـ وـہـاـ کـوـ درـسـتـ کـرـدـیـجـئـےـ اـورـ هـمـارـےـ لـیـےـ برـکـتـ پـیدـاـ فـرـمـاـ اـسـ کـےـ صـاعـ مـیـںـ اـورـ اـسـ کـےـ مـدـیـنـةـ کـےـ بـخـارـ کـوـ جـحـفـہـ کـیـ طـرـفـ منتـقلـ کـرـدـیـجـئـےـ۔

(ب) عن عبد الله بن عمرو في رؤيا النبي صلـى اللـهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ فـيـ المـدـيـنـةـ رـأـيـتـ اـمـرـأـةـ سـوـدـاءـ ثـائـرـةـ الرـأـسـ خـرـجـتـ مـنـ المـدـيـنـةـ حـتـىـ نـزـلـتـ مـهـيـعـةـ فـتـأـولـتـهـاـ انـ وـبـاءـ المـدـيـنـةـ نـقـلـ الـىـ مـهـيـعـةـ وـهـيـ الـجـحـفـةـ (مـخـتـصـرـ صـحـيـحـ الـبـخـارـىـ بـابـ مـنـ كـذـبـ فـيـ حـلـمـهـ ٢٦٢ / ٣)

حضرـتـ عـبدـ اللـهـ بـنـ عـمـرـ رـضـيـ اللـهـ عـنـهـماـ سـےـ روـاـيـتـ ہـےـ: نـبـیـ صـلـىـ اللـهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ کـےـ خـوـابـ کـےـ بـارـےـ مـیـںـ مـدـيـنـةـ کـےـ قـیـامـ کـےـ زـمـانـہـ مـیـںـ مـیـںـ نـےـ اـیـکـ کـاـلـیـ عـورـتـ کـوـ خـوـابـ مـیـںـ دـیـکـھـاـ جـسـ کـےـ سـرـ کـےـ بـالـ بـکـھـرـےـ ہـوـئـےـ تـھـےـ جـوـ مـدـيـنـةـ سـےـ نـکـلـیـ اوـرـ مـهـيـعـةـ مـیـںـ اـُـتـرـگـئـیـ مـیـںـ نـےـ اـسـ کـیـ تـبـیـرـلـیـ کـہـ مـدـيـنـةـ کـیـ وـبـاءـ مـهـيـعـةـ یـعنـیـ جـحـفـہـ کـیـ طـرـفـ منتـقلـ کـرـدـیـ گـئـیـ۔

(جارـیـ ہـےـ)

○.....○.....○

جامع مسنون دعاء

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الشَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيزَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ مُوْجَبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ

اے اللہ! میں آپ سے (دین والے) کام پر ثابت قدمی، اور ہدایت پر پختگی مانگتا ہوں، اور میں آپ سے آپ کی رحمت کو لانے والے اور آپ کی مغفرت کو پکارنے والے اعمال مانگتا ہوں، اور میں آپ سے آپ کی نعمتوں پر شکر اور آپ کی اچھی عبادت مانگتا ہوں، اور میں آپ سے سلامتی والا دل اور سچائی والی زبان مانگتا ہوں اور میں آپ سے آپ کے علم میں جو خیر ہے وہ مانگتا ہوں اور آپ کے علم میں جو شر ہے میں اس سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اور جو کچھ بھی آپ جانتے ہیں تو میں اس کے بارے میں آپ سے مغفرت مانگتا ہوں، بے شک آپ ہی تمام چھپی باتوں کو جانے والے ہیں۔ (مسند احمد۔ سنن ترمذی۔ سنن نسائی)



طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا.....مَقَامُ شَنِيَّةِ الْوَدَاع



بنو قينقاع کی قدیم بستی

